میاں فضل حق......ایک انتھک قائد

مولانا محمد یوسف انور

میاں فضل حق مرحوم کو اس دنیائے رنگ و بو سے گئے ہوئے ایک عشرے سے زائد عرصہ ہو رہا ہے' مگر اُن کی شب و روز کی جماعتی سرگرمیاں اور جامعہ سلفیہ کے لیے بھاگ دوڑ کی خوبصورت یادیں تا حال دل و دماغ کی دنیا میں تازہ ہیں۔ بلاشبہ وہ ایک انتھک قائد و راہنما' زہد و تقویٰ کے پیکر اور عالی ہمت جرات و عظمت کے حسین امتزاج تھے۔ کامیاب تاجر و صنعتکار ہونے کے باوجود وہ بود و باش' تہذیب و تمدن اور اسلامی اخلاق و اقدار کا بہترین نمونہ تھے۔ دین کی تڑپ اور اس کی ترویج و اشاعت کا ان جیسا جذبہ بہت کم لوگوں میں دیکھا گیا ہے۔

میاں صاحب روزِ اول یعنی ۱۹۵۵ء سے مرکزی جمعیت اہل حدیث سے نہ صرف وابستہ رہے بلکہ ایک مدت تک قریباً اٹھائیس انتیس برس نظامتِ علیہا کے بلند منصب پر فائز رہے۔ اس طویل دورانیہ میں مرکزی جمعیت کے اکابرین حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی' مولانا محمد اسماعیل سلفی' حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہم اللہ' حضرت مولانا معین الدین لکھوی مدظلہ العالی اور امیر محترم پروفیسر علامہ ساجد میر حفظہ اللہ کا انہیں ہمیشہ مکمل اعتماد حاصل رہا۔ مولانا غزنوی نے ابتداء ہی سے علماء کے ساتھ تاجر طبقہ کو جمعیت کے اعلیٰ اداروں' کابینہ اور عاملہ میں شامل رکھا تاکہ جماعتی پروگراموں و منصوبوں کی انجام دہی میں مالیات کی کمی آڑے نہ آئے۔

حاجی محمد اسحاق' شیخ محمد اشرف لاہور' میاں عبدالمجید لاہور' چوہدری محمد یعقوب راولپنڈی' حاجی محمد یعقوب فضل ربی ریڈیو کراچی' حاجی محمد اسماعیل مہ پارہ کراچی' میاں عبدالستار گوجرانوالہ' چوہدری عبدالقادر

ساہیوال' حاجی عبدالعظیم خاکی خانیوال' ملاں عبدالعزیز سرگودھا' میاں عبدالستار سرگودھا' صوفی احمد دین فیصل آباد' حاجی عبدالرزاق لاہور شیخ منظور احمد لاہور وغیرہم ان تمام کاروباری حضرات میں میاں فضل حق سرفہرست ہیں۔ جن پر کچھ حالات کی ستم ظریفی سے ناظم اعلیٰ کی ذمہ داری ڈال دی گئی۔ لیکن انہوں نے اسے خوب نبھایا۔

چنانچہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تنظیم وتشکیل میں میاں صاحب کی کارکردگی بڑی نمایاں رہی۔ پنجاب کے دورافتادہ اضلاع رحیم یار خان' ڈیرہ غازی خان' راجن پور مظفر گڑھ اور بھکر و لیہ تک مختلف اوقات میں راقم الحروف بھی اُن کے ہمراہ رہا۔ ان اضلاع کے قصبات اور بہت سے دیہی مقامات پر مساجد اور مدارس کی انہوں نے بنیادیں رکھیں۔ صوبہ سرحد کے پہاڑی علاقوں' گلیات' نتھیا گلی' ایوبیہ' توحید آباد' کالاباغ اور ایبٹ آباد و بالاکوٹ میں عظیم الشان مساجد اور دینی درسگاہوں کی تعمیر وترقی اور مسلک اہل حدیث کا فروغ اُن کے صدقات جاریہ ہیں۔

صوبہ سندھ میں کراچی' حیدرآباد' سکھر اور میر پور خاص کے تعلیمی اداروں میں بھی کئی بار میں ان کے ساتھ رہا۔ آزاد کشمیر میں مظفر آباد اور باغ' اسی طرح بلتستان وگلگت میں اہل حدیث مسجدوں' رفاعی پروجیکٹ اور مدرسوں کے انہوں نے جال بچھا دیئے۔ ان جگہوں پر بطور خطیب و مدرس کام کرنے والے اکثر علماء جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ جن کی تقرری میاں صاحب نے خاص طور پر کی۔

جامعہ سلفیہ کمیٹی کی صدارت غالباً ۱۹۶۱ء میں انہوں نے سنبھالی۔ مختلف ادوار میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی' حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف' حضرت حافظ محمد اسماعیل ذبیح' حضرت مولانا عبداللہ ثانی رحمہم اللہ اور حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز حفظہ اللہ ناظم تعلیمات رہے۔ جن کے مشوروں سے میاں صاحب جامعہ کو بتدریج ترقی کی منازل پر لے گئے۔

جامعہ کے فضلاء ملک اور بیرونِ ملک سینکڑوں کی تعداد میں قرآن وحدیث کی تعلیم وتبلیغ میں مصروف ہیں۔ جامعہ کی مسندِ تدریس پر فائز شیوخ الحدیث اور دیگر اساتذہ کرام کا علمی حلقوں میں ایک نام ہے۔

جن سے شرفِ تلمذ طلباء کے لیے مستند و معتبر حیثیت رکھتا ہے۔ جامعہ کی پرانی عمارات میں کئی سال پہلے توسیع کی گئی، جن میں جدید ترین دفاتر و کلاس رومز بنائے گئے ہیں۔ لائبریری میں نایاب کتب، سائنس و کمپیوٹر کے شعبہ جات اور دوسرے انتظامات ہر طرح معیاری و امتیازی ہیں۔

اس سلسلہ میں جناب چوہدری محمد یاسین ظفر و مولانا محمد یونس بٹ کی علمی و تنظیمی صلاحیتوں اور جدوجہد کو کون نظرانداز کرسکتا ہے۔ احباب جانتے ہوں گے کہ اب تو کھرڑیانوالہ کے قریب برلب سڑک جامعہ کی نیو کیمپس تعمیرات تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ یہ سارے منصوبے میاں فضل حق مرحوم ہی کے ذہنِ رسا کے ترتیب شدہ ہیں، جن پر ایک تسلسل کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔

جنوری ۱۹۹۶ء میں میاں صاحب کی وفات کے بعد اُن کے صاحبزادے میاں نعیم الرحمٰن جامعہ کے رئیس ہیں۔ ان کے بڑے بھائی میاں عطاء الرحمٰن طارق کی معاونت بھی ان کو حاصل ہے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی سرپرستی اور فیصل آباد کے تاجروں کی رفاقت ان میں شاملِ حال ہے۔

ملکی سیاسیات کے اتار چڑھاؤ اور دینی مدارس کے خلاف آئے دن کی سازشوں سے بچاؤ کے لیے جامعہ سلفیہ کو میاں صاحب نے زندگی میں ہی ''ٹرسٹ'' کی شکل دے دی تھی۔ جس کے صدر بھی میاں نعیم الرحمٰن ہیں۔ ان سطور کا راقم بھی اس کا رکن ہے۔ جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں میاں صاحب اس کی مجلس شوریٰ کے ممبر تھے۔ اس حیثیت سے انہوں نے اسلامائزیشن کے اقدامات میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ملک میں نفاذِ اسلام کی ہر تحریک میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ وفاق المدارس السّلفیہ کو منظور کرانے اور اس کی اسناد کو وقعت و فوقیت دینے اور سعودی جامعات میں طلبائے جامعہ کے داخلہ جیسے اہم امور میں میاں صاحب کی محنت و کاوش کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں مقام عطاء فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆